Al-Mahdi Research Journal (MRJ)
Vol 5 Issue 2 (Oct-Dec 2023)
ISSN (Online): 2789-4150
ISSN (Print): 2789-4142

A Research Analysis of the Issues of Non-Muslims in the Light of the Qur'an and Sunnah

غیر مسلموں کے مسائل کا کتاب وسنت کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

Dr. Mahmood Ahmad
Assistant Professor Islamic Studies NCBA, Lahore

Prof. Dr. Abdul Latif Hubshi
Principal
Govt. Boys Degree College Jhuddo
abdullatiftjm@gmail.com

Dr. Khawar Anjum
Chief Executive
Nobel Herbel Products
Private Limited
khawaranjum373@gmail.com

Abstract

Embracing Islam and undergoing a conversion to become a new Muslim is a profoundly personal and transformative experience, involving a significant shift in one's worldview, beliefs, and lifestyle. However, this journey is not without its unique challenges. New Muslims encounter distinct abstract issues as they navigate their evolving faith and strive to incorporate it into their daily lives. One primary challenge revolves around the transformation of their identity, necessitating a redefinition in alignment with Islamic beliefs and values. This intricate process involves grappling with questions of self-identity, cultural heritage, and integration within the Muslim community.

OPEN ACCESS
CC BY

Furthermore, new Muslims face the daunting task of learning and understanding the principles and practices of Islam, including the Quran, Islamic theology, and various facets of religious observance. The complexities of this knowledge can be overwhelming, compounded by the additional challenge of acquiring proficiency in Arabic, the language of the Quran. Establishing a support network is indispensable for new Muslims, yet it proves to be a formidable task. Finding a welcoming and inclusive community is crucial for fostering a sense of acceptance and support. Unfortunately, prejudice and misunderstanding are harsh realities that new Muslims may encounter, leading to skepticism, criticism, or discrimination from family, friends, or society at large. These experiences present emotional and psychological challenges, demanding resilience and confidence in their decision to embrace Islam.

Keywords: New Muslims, Conversion, Identity Transformation, Islamic Learning, Support Network

تمہید

ارشاد باری تعالٰی ہے: اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ[1] بیشک اللہ کے نزدیک دین صرف اسلام ہے۔ اس بات میں کوئی شک نہیں کہ پوری کائنات میں تمام مخلوق کو پیدا کرنے والی بس ایک ہی ذات ہے اور وہ صرف اور صرف اللہ کی ذات ہے۔ اس کائنات میں چاہے کوئی بھی ہو کسی مزہب سے تعلق ہو سب کو پالنے والا سب کو رزق دینے والا بس اللہ ہی ہے۔ انسان کو صرف اس لیے پیدا نہیں کیا کہ وہ بس جانوروں کی طرح اپنی خواہش کو پوری کرے اور بغیر کسی مقصد کے زندگی گزارے۔ اس لیے اللہ تعالٰی نے انسان کو اکیلا نہیں چھوڑا بلکہ اس کی رشد و ہدایت کے لیے اللہ تعالٰی نے اپنے انبیاء کو بھیجا ہے۔ اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالٰی نے اپنے آخری نبی محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو بھیجا اور نبوت کو مکمل کر دیا اور آپ پر نبوت کے دروازے کے بند کر دیا گیا۔ اس لیے انہی کے نبوت کا دور ہے اور ان کی ہی اطاعت و

OPEN ACCESS

CC BY

فرمابرداری میں کامیابی ہے۔ اس لیے مذکورہ بالا آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمادیا کہ اس کے نزدیک صرف اور صرف "اسلام" ہی پسندیدہ دین ہے۔[2]

اگرچہ سب نبیوں کا دین اسلام ہی ہے لیکن اب اسلام سے مراد بس وہ دین ہے جس آپ ﷺ لے کر آئے ہیں۔ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا۔[3] ترجمہ: آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین پورا کر دیا ہے اور میں نے تم پر اپنی نعمت پوری کر دی تمہارے لیے اسلام کو دین پسند کیا ہے۔ اس دین اسلام کے علاوہ اللہ تعالیٰ کو کوئی دوسرا دین پسند نہیں ہے چاہے وہ بت برستی، آتش برستی، مظاہر برستی، سورج برستی یا ان کے علاوہ کوئی بھی اور دین اللہ کے ہاں قابل قبول نہیں ہے۔ ہر کسی کی بھلائی صرف اور صرف دین اسلام کو قبول کرنے میں ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَ مَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْهُۚ-وَ هُوَ فِی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ[4] اور جو کوئی اسلام کے علاوہ کوئی دین لیکر آئے گا تو اس سے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔ اسلام اس پوری دنیا کا دوسرا بڑا دین ہے جو مسلمانوں کو اپنی عقیدتوں، عبادات، اخلاقیات اور زندگی کے تمام پہلوؤں پر آمال رکھنے پر تعلق رکھتا ہے۔ یہاں تک کہ عالمی مشرق و مغرب کی تاریخ پر اس کا بہت بڑا اثر پایا جاتا ہے۔ اسلام کے لئے مقدس کتاب قرآن پاک ہے جو خدا کے ذاتی الفاظ کو رکھتی ہے۔ اور حضور اکرم ﷺ کو آخری اور سارے نبیوں سے بڑے نبی کے طور پر قرار دیا گیا ہے۔ اسلام کے بنیادی اصولوں میں ایمان بلند کرنا، توحید یعنی خداوند کی اکتوا پر یقین رکھنا، نیکیاں کرنا۔ برائیوں سے بچنا اور قیامت کے دن کی پیشن گوئی کرنا شامل ہیں۔

اسلام کو ہماری دنیا اور آخرت دونوں کے لئے ہدایت کا راستہ سمجھا جاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں صلوٰۃ، روزہ، زکاۃ، حج، اخلاقیات، عدل و انصاف، علم کی ترقی، سماجی برابری، زندگی کی حقوق، غریبی کا خاتمہ، خیرات کرنا، خانہ داری کرنا، خواتین کے حقوق کی حفاظت، جہاد، اور انصاف کے لئے احترام کرنے کے اصول شامل ہیں۔ اسلامی تاریخ میں مشہور شخصیات مثلاً خدیجہ، عائشہ، فاطمہ، عمر بن الخطاب، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، صدیق اکبر، ابو بکر، سلمان فارسی، بلال بن رباہ، غازیوں کے سردار محمد بن قاسم، سلطان صلاح الدین ایوبی، محمد بن قاسم، سلطان محمود غزنوی، اور شاہ عبداللہ برہان الدین محمد بن تغلق روابطہ سے مرتب ہیں۔ اسلام دنیا بھر میں مسلمانوں کی تعداد کے لحاظ سے سب سے زیادہ پائے جانے والا دین ہے۔ اسلام کے تعلیمات نے کلچر، عدل و انصاف، علم، صنعت، تجارت اور زندگی کے دیگر

CC BY

شعبوں کو بھی فروغ دیا ہے۔ اسلام میں توحید کا اصول بہت اہم ہے، جو خدا کی اکتوا کی بابت یقین کرنے کو کہتا ہے۔ اسلامی عقائد میں خداوند کی صفات کے حق میں یقین اور ایمان رکھنا بھی شامل ہے[5] اسلام کا مقصد انسانیت کی ترقی اور خدا کی رضا کو پانا ہے۔

4 ستمبر کو لاہور کے ایک اخبار سے خبر: "عیسائی مذہب کو ترک کر کے اسلام میں داخل ہونے والے گھرانے کو اپنے لوگوں نے معاشی تعلق ختم کر کے گھر سے نکال دیا۔ اسلام قبول کرنے والی چار بچوں کی والدہ اپنے محتاج خاوند کے ہمراہ لاہور ہائی کورٹ میں انصاف کے حصول کے لیے چلی گئی۔ چک 33 کے رہائشی ریچل ہنیوال اور اس کے محتاج خاوند نے اپنے چاروں بچوں کے ساتھ اسلام قبول کیا۔ منا اور پاڑی کے خلیل جوزف نے اس کا نام بلال رکھا تو ان کے خاندان اور رشتہ داروں نے انہیں بچے کے ساتھ گھر سے نکال دیا۔ تقریباً ایک سال سے زائد عرصہ سے سڑک کے کنارے اور مساجد کے باہر رہ رہے ہیں۔ اس نیو مسلم عورت کا محتاج خاوند مزارات سے اپنے بیٹی اور بیٹوں کے واسطے لنگر کا کھانا لاتا ہے ان کی پرورش کر رہا ہے۔ نیو مسلم میاں بیوی تقریباً آٹھ سال کے قریب عائشہ، چھ سالہ کے قریب مقدس، چار سالہ کے قریب حسن اور ایک سالہ غلام حسین کو اپنے ساتھ لیکر دردر کی خاک چھان رہے ہیں۔ ان کا چھوٹا بیٹا جو سب سے چھوٹا ہے غلام حسین پیدائش سے ہی کمر کی ہڈی سے عاری ہے۔[6]

ہمارے اس وطن عزیز میں ایک بہت بڑی تعداد میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو کہ مسلمان نہیں ہیں اور ان کو اس وطن میں قانونی اور شرعی تمام حقوق حاصل ہیں۔ یہاں تک کہ امت مسلمہ کے لوگوں کو اسلام سے ہٹا کر انہیں غیر مسلم بنانے کا موقعہ بھی ہوتا ہے جس سے عیسائی اقلیتی کی مشنری ادارے اور قادیانیت مبلغ زیادہ فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ جب کہ حکومتی سطح پر غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کے لیے کوئی خاص منظم نظام نہیں ہے۔ کچھ مقامات پر لوگ اپنی کوشش سے غیر مسلموں کو مسلمان بنانے کی کوشش کرتے ہیں اور کسی حد تک اس میں کامیاب بھی رہے ہیں لیکن مسلمان ہو جانے کے بعد ان کو جن مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان مسائل کے حل کے لیے کوئی خاص انتظام نہیں کیا جاتا جس کی وجہ سے نو مسلموں کو بہت سی مشکلات کا سامنا رہتا ہے، قصور کی عظیم دینی درسگاہ مرکزی دارالعلوم جامعہ حنفیہ قصور میں بہت سے لوگوں نے اسلام قبول کیا ہے لیکن ان کے اسلام قبول کرنے کے بعد ان کے حالات بہتر ہونے کی بجائے پہلے سے زیادہ ابتر ہو جاتے ہیں۔ اسلام قبول کرنے والے ہر آدمی کا اسلامی سماج میں کسی حد تک بہت عزت کی جاتی ہے۔ فوری ٹائم ان

OPEN ACCESS
CC BY

کے لیے اچھے اور تعریفی جملے کہے جاتے ہیں جس سے اس کی دل جوئی ہو جاتی ہے اور اس کے لیے استقامت کی دعا بھی کی جاتی ہے تاکہ اسلام پر قائم رہے۔ اسے پیش آنے والے لوازمات کو دل سے پورا کیا جاتا ہے۔ مسلم لوگوں کے تحسینی اقدامات جو کہ بہت اچھے ہیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ یہ ماند پڑ جاتے ہیں۔[7]

بہت سے مسلم لوگ ایسے بھی ہیں جو نو مسلم کے مسائل اور ان کے حالات سے بالکل ناواقف ہوتے ہیں اگر واقف ہوں بھی تو ان کے لیے کوئی خاص اقدامات نہیں اٹھاتے جو کہ قابل افسوس اور پریشان کن ہے ایک مسلمان کے لیے۔ اس سلسلے میں مسلمانوں میں دو طرح کے گروہ ہیں ایک تو وہ گروہ ہے جو نو مسلم کے لیے خاص اقدامات کرنا پسند کرتا ہے اور ان کے لیے کسی حد تک مدد کرنا ان کی پہلی ترجیح ہوتی ہے اور اس کو کار ثواب سمجھ کر دل و جان سے ان کی خدمت کو اپنے لیے باعث فخر اور نجات کا سبب سمجھتا ہے۔

دوسرا وہ گروہ ہے جو نو مسلم کے حلات سے بالکل ناواقف ہے اور وہ ان نو مسلموں کے لیے کوئی خاص اقدامات نہیں کرتا۔ ان لوگوں کو نیو مسلم کے درد کا ذرا بھی احساس نہیں ہوتا۔ اسلامی سماج میں ایک ایسا گروہ لازمی ہے جو درد دل رکھتا ہے اور ان کی ہمیشہ کے لیے لوازمات کو پورا کرتا ہے۔ اسی کا فائدہ ہے اب تک پاکستان اور دیگر ممالک میں بے شمار نیو مسلم مسلم کے زیر سایہ آرام سے رہ رہے ہیں۔

نومسلموں کے مسائل

اب ہم ان مسائل کا ذکر کرتے ہیں جن کا سامنا نو مسلموں کو کرنا پڑتا ہے۔

معاشرتی مسائل:

ایک غیر مسلم جب اسلام قبول کرتا ہے تو ابتدا میں بہت سے مسلمان اس کو مبارک باد پیش کرے ہیں اور اس کے لیے بہت سی خوشیوں کی نوید سنائی جاتی ہے۔ لیکن بعد میں سب اس سے کنارہ کشی کر لیتے ہیں۔ بہر حال اگر نیو مسلمان کسی

CC BY

اچھے اور نیک عالم با عمل باشرح کے پاس آجائیں تو وہ کسی حد تک ان کا گزر بسر ہو جاتا ہے۔ وگرنہ نئے مسلمان اسی راستے پر بھٹکتے رہیں گے، کچھ واپس جانے پر مجبور ہیں، اور کچھ ہمیشہ کے لیے بھیک مانگنے اور خیرات دینے کے عادی ہیں۔ نئے مسلمانوں کا سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد وہ اپنے اصل ماحول سے کٹ جاتے ہیں۔ لیکن ان میں سے اکثر نے نئے ماحول کو قبول نہیں کیا، مناسب ملازمت نہیں ملی اور پرانا رشتہ ٹوٹ گیا۔ کوئی بھی ان کے رشتے کو قبول نہیں کرتا اور وہ مسلم معاشرے میں ''جھوٹے'' رہتے ہیں۔ اس کی وجہ اسلام اور اس کی تعلیمات نہیں بلکہ ہمارا معاشرتی رویہ ہے جو خود اعلیٰ اور نچلے طبقے کے احساس برتری سے متاثر ہے۔ یہی رویہ نئے مسلمانوں کے لیے بھی ہے۔

تعلیمی مسائل

نو مسلم کو دوسرے نمبر پر جو جن مسائل کا سامنا رہتا ہے وہ تعلیمی مسائل ہیں۔ کیونکہ اسلام قبول کرنے کے بعد جب تعلیمی میدان میں جاتا ہے اس کے لیے مضمون کا چناؤ بہت مشکل ہوتا ہے کیونکہ مسلم ہونے کی وجہ سے اس کو اسلامیات کا مضمون اختیار کرنا پڑتا ہے لیکن وہ عربی زبان کو سمجھنے سے قاصر ہوتے ہیں۔ معیاری تعلیم تک رسائی معاشی ترقی کے لیئے اہم ہے۔ نو مسلم جو پسماندہ یا محدود تعلیمی وسائل والے علاقوں سے آتے ہیں انہیں ملازمت کے بہتر امکانات کے لیے تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے لیکن ان وجوہات کی بنا پر وہ ملازمت کے مواقع سے محروم رہ جاتے ہیں۔

قبولیت اور حمایت:

نو مسلموں کو اسلام قبول کرنے کے بعد خاندان اور اپنے رشتہ راروں سے دور ہونا پڑتا ہے اور اس کے تمام خاص خاندان کے لوگ اس کو چھوڑ دیتے ہیں۔ انسان کی بہتر زندگی کے لیے اللہ تعالیٰ نے خاندانی نظام قائم فرمایا ہے۔ اور اس کے بغیر انسان کی زندگی بے مزہ ہو کر رہ جاتی ہے۔

OPEN ACCESS
CC BY

امتیازی سلوک اور تعصب:

بعض صورتوں میں نو مسلم کو ان کی مزہبی شناخت کی بنیاد پر امتیازی سلوک یا تعصب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔انہیں دقیانوسی ،تصورات، تعصب یا یہاں تک کہ اسلام فوبیا کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جو کہ مختلف شکلوں میں ظاہر ہو سکتا ہے جیسے کہ سماجی اخراج، زبانی بد سلوکی یا یہاں تک کہ جسمانی طور پر ہراساں کرنا۔ان مسائل پر قابو پانے کے لیے ٹھوس اقدامات کرنے چاہیں۔

رشتوں کے مسائل:

نو مسلم کے مسائل میں سے نہایت قابل غور مسئلہ یہ ہے کہ اسلام قبول کرنے کے بعد نو مسلموں کے رشتوں میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔

اگر جوان بیٹی گھر میں موجود ہو تو ایک باپ کے لیے بڑی پریشانی کا باعث ہے کیوں کہ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے ان کے بچوں کے رشتے نہیں ہوتے۔ کیونکہ جو خاندان ہے وہ پہلے ہی چھوڑ چکا ہوتا ہے اور مسلمان اور کے ساتھ رشتہ کرنے سے گھن کھاتے ہیں۔ اس اذیت سے بھی نو مسلموں کو گزرنا پڑتا ہے۔[8]

اسلامی علوم سے واقفیت میں پریشانی:

نو مسلم کو اسلام قبول کرنے کے بعد اسلامی علوم سیکھنے میں بھی مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چند علوم کے نام درجہ ذیل ہیں جن سے واقفیت حاصل کرنا ضروری ہے۔

1. توحید
2. رسالت
3. عقیدہ آخرت

OPEN ACCESS
CC BY

4. نماز
5. روزہ
6. حج
7. زکوۃ
8. حقوق اللہ
9. حقوق العباد
10. فقہی مسائل
11. معاشی مسائل
12. سیاسی مسائل

ان تمام تر مسائل کے بارے میں جاننا ضروری ہے لیکن ان کو سیکھنے کے لیے کوئی خاص ایسا ادارے موجود نہیں ہیں جہاں سے ان کو سیکھا جاسکے اور ان نو مسلموں کے لیے آسانی کی جاسکے۔ ان علوم سے واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے نو مسلم کے لیے اللہ تعالٰی اور اس کے رسول کی اطاعت و فرمابرداری میں رکاوٹ کا سبب بنتی ہے۔

نو مسلموں کے مسائل کے حل کے لیئے تجاویز

ان تمام تر مسائل کے حل کے لیے سب سے پہلے مسلمانوں کو سمجھانے کی بہت ضروت ہے۔ مسلم لوگوں کے کردار کی وجہ سے بعض اوقات نو مسلم اسلام اور امت مسلمہ سے بد ظن ہوتے ہیں۔ ایک نو مسلم اسلام لانے کے بعد نیو ماحول اور انجان مسلم سماج میں آتا ہے۔ امت مسلمہ کا رہنا سہنا اور کھانے پینے کا انداز اس کے پہلے ماحول سے الگ ہوتا ہے۔ اس لیے وہ اپنے آپ کو نیو ماحول اور نیو لوگوں میں عجیب محسوس کرتا ہے۔ وہ خود کو سب سے الگ اور سب سے جدا محسوس کرتا ہے۔ کسی دوسرے ماحول میں اپنے آپ کو ڈھالنا کسی امتحان سے کم نہں ہوتا۔ اتنے مشکل حالات میں کسی مسلم لوگوں کی طرف سے کوئی مدد مل جائے کوئی سہارا مل جائے تو اس کی تکلیف کسی حد تک کم ہو جائے گی اور اسے اپنائیت

OPEN ACCESS
CC BY

محسوس ہوگی۔ نو مسلم کو ٹوٹنے والے رشتے، بچھڑنے والے عزیز و اقارب، اسلام کو ماننے قبول کرنے کی وجہ سے جو تکالیف کا سامنا کرنا پڑا اور جو جائداد سے بے دخلی کی تکلیف کم ہو جائے گی۔ مسلمانوں کو یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ وہ اپنے نو مسلم بھائیوں کی مدد کریں۔

مواخات کا نظام:

اسلام ایک ہمیشہ رہنے والا دین ہے اس میں قیامت تک آنے رونما ہونے والے مسائل کا حل موجود ہے، سیرت نبوی ﷺ میں اس کو عملی طور پر بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے ہجرت مکہ کے بعد مہاجر اصحابہ کرام اور انصار اصحاب کرام میں اخوت کا رشتہ قائم کیا۔ اس اخوت کے رشتے کے حیرت انگیز نتائج اور ثمرات حاصل ہوئے۔ مہاجر اصحاب کرام اور انصار اصحاب کرام کی زندگی پر نظر ڈالنا اس مسئلہ کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے۔ مہاجر مکہ سے بغیر سامان روانہ ہوئے تھے۔ اسلام ایک لازوال مذہب ہے جو حقیقی دنیا کے مسائل کو حل کرتا ہے۔

اس کی اصل شکل سیرت نبوی میں بھی ملتی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے ہجرت کے بعد مہاجرین اور انصار کے درمیان رشتہ قائم کیا۔ یہ برادرانہ رشتہ خوبصورت پھل دیتا ہے۔ صورت حال کو سمجھنے کے لیے مختار مہاجرین اور انصار کی تاریخ کا جاننا ضروری ہے۔ مہاجرین بغیر کسی خدمت کے مکہ چھوڑ گئے۔ وہ اسی حالت میں مدینہ پہنچے، ان میں جو مالدار تھے وہ بھی جب ہجرت کر گئے تو مکہ میں اپنا سب کچھ چھوڑ گئے، انصار کا گھر مہاجرین کا مہمان خانہ تھا اور ان کے لیے ہمیشہ کے لیے تیاری ضروری تھی۔

علامہ شبلی نعمانی صاحب فرماتے ہیں:

اگرچہ انصار کا گھر مہاجروں کا مشترکہ مہمان خانہ تھا لیکن مستقل انتظام کی ضرورت تھی، مہاجرین خیرات اور خیرات پر رہنا پسند نہیں کرتے تھے، وہ اپنے ہاتھ اور بازو سے کام کرنے پر آمادہ تھے، کیونکہ وہ غریب تھے اور ایک حباب بھی نہیں تھا، اس لیے آپ نے سوچا کہ انصار اور ان کے درمیان بھائی چارہ قائم کیا جائے، سب سے پہلے حضرت حارثہ بن زہرہ رضی اللہ عنہ نے اپنی زمین کی پیش کش کی۔ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے یہاں ایک قلعہ بنایا (جسے قلعہ کہنا مناسب ہوگا) یہاں حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ایک بڑی زمین ملی۔[9] نبی کریم ﷺ نے مہاجر اور

OPEN ACCESS
CC BY

انصار میں بھائی چارے کے وقت ان کے لب لہجہ انداز و مزاج سب کو ملحوظ خاطر رکھا۔ نو مسلم اور مسلم میں اخوت کا رشتہ قائم کرتے ہوئے ہمیں بھی اس چیز کو ملحوظ رکھنا ہوگا۔

اس سے ان غیر مسلموں کو بھی حوصلہ ملے گا جو اس ڈر و خوف سے اسلام قبول کرنے سے رکے ہوئے ہیں کہ اسلام لانے کے بعد انھیں دیگر پریشانیوں کے ساتھ معاشی دشواریاں بھی جھیلنا پڑیں گی۔ نیز اس سے نو مسلم کے اہل خانہ کو بھی اطمینان نصیب ہوگا کہ ہمارے گھر کے فرد نے اگر اسلام قبول کر لیا ہے تو وہ بے گھر اور دربدر نہیں ہے۔ بلکہ اس کے لیے کندھے سے کندھا ملانے والے مسلمان بھائی ہیں جو اسے اپنا حقیقی بھائی تصور کرتے ہیں۔ اس کوشش اور نظام سے نو مسلموں کے مسائل کا خاتمہ ہوگا۔ اور رہا اس پر اللہ یہاں اجر و ثواب تو اس کا اندازہ اور حساب ہم نہیں کر سکتے۔

عزت نفس کا خیال:

ہر انسان خواہ امرا میں سے ہو یا غرباء، مومنین میں سے ہو یا کافر، نیک ہو یا گناہ گار، اس کی ایک عزت نفس ہوتی ہے جس کی وہ قدر کرتا ہے اور خواہش کرتا ہے۔ انسان کو دی گئی ہر سہولت اور آسائش کے باوجود اس کی عزت نفس کا خیال نہ کیا جائے، اس کی عزت نفس مجروح کی جائے، اسے وقتاً فوقتاً یہ احساس دلایا جائے کہ وہ ہم پر مہربانی کرے، یا اس کی عزت نفس مجروح کرنے والے قول و فعل سے پکارا جائے، تو اس کو دی گئی تمام سہولتیں اور آسائشیں اسے خوشی اور سکون نہیں دے سکتیں۔ اس لیے مسلمانوں کو نئے مسلمانوں کی عزت نفس کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عبد اللہ بن عمرو اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کامل مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کی ایذا رسانی) سے مسلمان محفوظ رہیں اور حقیقی مہاجر وہ ہے جو ان تمام چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے"۔

ابو موسی اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کون سا مسلمان سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا" : جس کے ہاتھ اور زبان (کی ایذا رسانی) سے مسلمان محفوظ رہیں"۔

دینی تعلیم و تربیت کا اہتمام:

OPEN ACCESS
CC BY

غیر مسلم خاندانوں سے تعلق رکھنے والے مرد یا عورت اسلام قبول کرنے سے پہلے اسلامی تعلیمات، عبادات، اور اسلامی آداب و مزاج سے ناواقف ہوتے ہیں۔ ایسے نو مسلموں کی دینی تعلیم و تربیت وقت کی اہم ضرورت ہے۔ اس کمی کو پورا کرنے کے لیے ایسے ادارے قائم کیے جائیں جو نو مسلموں کو دینی تعلیم فراہم کریں تاکہ نو مسلموں کو اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونا مشکل نہ ہو۔ ایسی کتابیں ان کو پڑھائی جائیں جو ان کے لیے بہت مفید ہوں۔

مندرجہ ذیل کتابیں کا آمد ہو سکتی ہیں۔

- آداب زندگی۔ مولانا محمد یوسف اصلاحی
- سچا دین۔ مولانا محمد یوسف اصلاحی
- اسلام دھرم کیا ہے؟ مفتی سرور فاروق ندوی

خطبات مولانا سید ابو الاعلی مودودی

رحمت عالم ﷺ ۔ علامہ سید سلمان ندوی

جیونی حضرت محمد ﷺ ۔ مولانا محمد عنایت اللہ اسد سجانی

اذان اور نماز کیا ہے؟ مولانا نسیم غازی فلاحی

مندرجہ بالا کتب کسی حد تک کارآمد ہو سکتی ہیں کسی نو مسلم کو دینی تعلیم و تربیت حاصل کرنے میں اور اسلامی عبادات اور تعلیمات پر عمل کرنے میں۔

دل جوئی:

CC BY

نئے مسلمان کے دل کو مطمئن کرنے اور اسے امن و امان کا احساس دلانے کے لیے اس کے ساتھ ہمدردی ضروری ہے،

ایک نئے مسلمان کا واقعہ غور طلب ہے، جو لکھتا ہے:

"" میں مسلمان تھا لیکن کسی کو اس کی خبر نہیں تھی، اب مجھے نماز پڑھنی تھی اور اسلام کا پابند ہونا تھا، نماز سے پہلے طہارت اور وضو ضروری تھا، مجھے طریقہ معلوم نہیں تھا، نماز کا وقت ہوا، میں نے اذان دی، پھر بھی میں نے اذان کا وقت نکالا۔ پہلی بار پہلی صف میں شامل ہوا، ٹھیک ہے، میں گھر واپس آیا، اپنے دل میں ایک روشنی محسوس ہوئی اور بہت سکون محسوس کیا، مجھے عبادت کی قدر و قیمت کا احساس ہوا، ایمان کی خوشی، اور اس نے یہ سب زندگی میں پہلی بار محسوس کیا، اس نے امام صاحب سے سنی ہوئی باتوں کو لکھنا اور دہرانا شروع کیا۔[10]

اور یہ سب کچھ زندگی میں پہلی بار محسوس ہوا امام صاحب نے اپنے کلمات لکھ کر دہرانے لگے۔ امام صاحب نے مجھے روکا اور بلند آواز سے آواز دی کہ مسجد کے پڑوس میں رہو لیکن نماز کے لیے نہیں آتے۔ میں نے ڈاڑھی رکھ لی تو مسلمان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس پر حضرت نے بتایا کہ نو مسلم ؒ ابھی ابھی اسلام قبول کر لیا ہے۔

خلاصہ کلام:

اس تمام تر بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ نو مسلموں کو بہت سے مسائل سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اس کو بہت سے مسائل کو برداشت کرتے ہوئے اپنے خاندان دوست احباب سب سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ اور ان تمام مسائل کے ساتھ ساتھ مسلمان بھی اس کو خاص توجہ نہیں دیتے جس کہ وجہ سے اسلام اس قدر نہیں پھیل رہا جس قدر حضور اکرم ﷺ کے زمانہ اقدس اور آپ کے اصحاب کرام کے زمانہ میں پھیلتا رہا ہے۔ بہر حال مسلم امت کو نو مسلموں کے ساتھ تعاون کرنا چاہیے اور ان کے لیے دست شفقت پھیلانا چاہیے۔ اور کی دل جوئی کرتے ہوئے ان کے لیے معاشرتی، معاشی، سماجی، تعلیمی اور سیاسی میدان میں ان کو کھل کر آگے بڑھنے کا موقعہ دینا چاہیے۔

CC BY

حواشی وحوالہ جات

[1]۔(آل عمران:3/19)

[2]۔(عطاری,2017)

[3]۔(المائدہ:5/03)

[4]۔(آل عمران:3/85)

[5]۔(زاہدالرشدی,2015)

[6]۔(الزہدالرشدی,22۔ستمبر 2015)

[7]۔1. مدنی,م.ا.(b2021).نومسلموں کے مسائل.Retrieved 19 جولائی 2023 from http://zindgienau.com/Issues/2021/July2021/images/unicode_files/heading6.htm

[8]۔مدنی,م.ا.(c2021).نومسلموں کے مسائل اور مسلم معاشرے کی ذمہ داری. http://zindgienau.com/Issues/2021/July2021/images/unicode_files/heading6.htm

[9]۔مدنی,2021

[10]۔زاہدالرشدی,ا.ع.(19,2015/7/2023).نومسلموں کے مسائل.روزنامہ اسلام،لاہور.

CC BY